تاریخ اعثم کوفی

از

احمد بن ابو محمد بن علی اعثم کوفی

Presented by www.ziaraat.com

تاریخ اعثم کوفی

از

احمد بن ابو محمد بن علی اعثم کوفی

ناشر

علی پبلیکیشنز، جنازگاہ، مزنگ لاہور

Presented by www.ziaraat.com

میں کہتا ہوں کہ میں جناب محمد مصطفیٰؐ کا فرزند ہوں۔ میں نے کوئی جرم نہیں کیا۔ حلال کو حرام یا حرام کو حلال قرار نہیں دیا جس کے سبب میرا ہلاک کرنا واجب ہوتا۔ مجھ سے باز آؤ مجھے نہ ستاؤ مکہ جانے دو۔ اگر مجھے نہیں جانتے ہو تو ایک دفعہ اور اپنا حسب نسب بتائے دیتا ہوں۔ میں اسی شخص کا بیٹا ہوں جو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور جس نے سب سے پہلے محمد مصطفیٰؐ کی پیغبری کو سچ جانا میری ماں فاطمۃ الزہراء رسول خداؐ کی بیٹی ہے۔ تم نے سنا ہی ہو گا کہ میرے بھائی اور میرے حق میں حضرت نے فرمایا ہے کہ حسن و حسینؑ جوانان جنت کے سردار ہیں۔ شمر ذی الجوشن نے کہا میں نہیں سمجھتا کہ تم کیا کہتے ہو۔ حسین ابن علیؑ یہ بات سن کر خاموش ہو رہے۔ حبیب ابن مظاہر نے کہا اے دشمن خدا مجھے یقین ہے کہ تو خدا کو ایک نہیں سمجھتا بلکہ ستر حرفوں سے پوجتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو جو کچھ ہے اسے خوب سمجھتا ہے اور خدا نے تیرے دل پر مہر لگا دی ہے۔

امام حسینؑ نے حبیبؓ سے کہا تو نے اپنا حق ادا کر دیا ان کو یہ باتیں موثر نہ ہوں گی۔ حکم صادر ہو چکا ہے اس میں ذرا بھی تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ میں اپنے ناناؐ ماںؑ باپؑ اور بھائیؑ اور گزشتہ بزرگان کے دیدار کا مشتاق ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ نے میری نسبت جو حکم لگایا ہے وہ ٹلنے والا نہیں۔ جو کچھ مقدر میں ہے بہر خط اس سے راضی ہوں اور حکم الٰہی پر چلنا چاہیے۔ واللہ الحکم الیہ ترجعون اب عمر سعد نے آگے بڑھ کر اور ایک تیر کمان میں جوڑ کر آپؑ کی طرف پھینکا اور پکار کر کہا گواہ رہو اور عبیداللہ کے سامنے گواہی دینا کہ سب سے پہلے امام حسینؑ کی طرف میں نے تیر چھوڑا ہے۔ وہ تیر حسینؑ کے سامنے زمین پر آ پڑا۔ آپ ذرا پیچھے ہٹ گئے۔ اب عمر کا لشکر آگے بڑھا اور تیر برسانے شروع کئے۔ امام حسینؑ نے اپنے اصحاب سے کہا۔ یہ تیر جو ہماری طرف آتے ہیں موت کے قاصد ہیں۔ موت سے چارہ نہیں۔ اور بالضرور موت کا مزا چکھنا ہے۔ اے دوستو تیار ہو جاؤ اور حکم الٰہی کے لئے کمریں کس لو۔ الغرض امام حسینؑ کے اصحاب کا شمار بیاسی تھا اور عمر سعد کا لشکر بائیس ہزار۔ اب جنگ کے لئے بڑھے تو اصحاب حسینؑ نے ان پر حملہ کیا اور قتل کا بازار گرم کر دیا۔ پچاس آدمی مار ڈالے۔ امام حسینؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قوم گبر پر اس لئے ناراض ہوا تھا کہ وہ چاند سورج اور آگ کو پوجتے تھے۔ اس قوم پر سخت عذاب نازل ہو گا۔ کیونکہ وہ پیغمبر خدا کی دختر کے فرزند کو قتل کرنے پر مستعد ہو گئے ہیں۔ خدا کی قسم وہ اپنی کسی مراد کو نہ پہنچیں گے۔ اس کے بعد بلند آواز سے فرمایا کوئی ہے جو میری فریاد کو سنے یا کوئی مددگار ہے جو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اہل بیت پیغمبر سے اس بلا کو دور کرنے میں سعی کرے۔ حر بن یزید ریاحی نے امام حسینؑ کی آواز سنی اور گھوڑے کو مہمیز کر کے لشکر عمر سے نکل آیا۔ جناب امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہو عرض کی یا بن رسول اللہ آپ سے لڑنے کے واسطے سب سے پہلے نکل کر آیا تھا۔ اب میں آپ کے پاس اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ سب سے پہلے جو شخص آپ کے ہمراہ مارا جائے وہ بھی میں ہی ہوں۔ تاکہ قیامت کے دن تمہارے ناناؐ کی شفاعت مجھے نصیب ہو۔ غرض سب سے پہلے جس شخص نے اس قوم سے جنگ کی وہ حر بن یزید ریاحی تھا۔ رجز خواں ہو کر حملہ کیا۔ اور متواتر حملے کرتا رہا یہاں تک کہ اس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے حر زمین پر گر پڑا اور پیدل ہی لڑتا رہا۔ پیہم تلوار سے حملے کرتا رہا۔ کتنے ہی آدمیوں کو ہلاک کیا۔ انجام کار سخت زخمی ہو کر گر پڑا۔ جناب امام حسینؑ کے آدمی اسے اٹھا لائے۔ ابھی رمق جان باقی تھی۔ امام حسینؑ دست مبارک سے اس کے چہرے کی خاک پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے تھے تیری ماں نے تیرا نام حر بے سبب نہ رکھا تھا۔ اس دنیا میں تیرا نام حر تھا اور عاقبت میں تو دوزخ کی آگ سے آزاد ہے۔ حر کی روح یہ خوش خبری سن کر جانب بہشت پرواز کر گئی۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

اب بریر ہمدانی جو بڑا عابد و زاہد تھا حملہ آور ہوا۔ اور خوب جنگ کی۔ حملے کے وقت کہتا جاتا تھا اے فرزند رسول خداؐ کے

Presented by www.ziaraat.com